سوال

(56)کیا نصرانی عورت کسی مسلمان سے شادی کر سکتی ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک نصرانی عورت ہوں کچھ مدت قبل ایک مسلمان سے شادی کی ہے ہمارے عقائد میں اختلاف کی وجہ سے ہمارا عقد نکاح آپ کی مسجد کے قریبی دارالعدل میں ہوا تو کیا اسلام میں یہ شادی حقیقی طور پر صحیح ہے ؟

میں نے یہ مسئلہ بہت تلاش کیا لیکن مجھے اس وقت بہت زیادہ گھبراہٹ ہوئی جب میں نے یہ پڑھا کہ اسلام اسے صحیح تصور نہیں کرتا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ وضاحت کریں (کیونکہ) میں اس شخص سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تو نکاح میں مندرجہ ذیل تین اشیاء پائی گئی ہیں تو نکاح صحیح ہے۔

1۔ آپ کے ولی (یعنی والد یا اس کے نائب وقائم مقام) کی طرف سے شادی کی اجازت یہ کہ میں نے آپ سے اپنی بیٹی کی شادی کی۔

2۔ خاوند کی طرف سے قبول کرنا یعنی وہ کہے کہ میں نے اسے قبول کیا۔

3۔ نکاح دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہو۔

اس طرح نکاح صحیح ہو گا اور اگر شروط نکاح میں سے کوئی ایک شرط بھی ناقص ہوئی تو نکاح صحیح نہیں اور آپ کو دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔ نیز صحت نکاح میں جگہ کا کوئی دخل نہیں۔ اس سے صحت نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اے سائلہ محترمہ آپ کے سوال نے ہمیں اس طرف متنبہ کیا ہے آپ اس معاملہ میں دین اسلام کی معرفت کا پختہ ارادہ رکھتی ہیں شاید کہ یہ ایک بڑی حقیقت کی تلاش کا پیش خیمہ اور سبب ہو کہ دین حق کون سا ہے ؟ تو آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کے سامنے چند ایک سوال رکھ سکیں ؟

1۔ کیا آپ سعادت مندی اور خوشی کی زندگی چاہتی ہیں ؟

2۔ کیا آپ اطمینان قلب تلاش کرنا چاہتی ہیں؟

3۔ کیا آپ حقیقت تک رسائی حاصل کرنا چاہتی ہیں؟

4۔ کیا آپ اپنی اولاد کے لیے سیدھی اور سچی زندگی چاہتی ہیں؟

توپھر آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کوایک عظیم مقصد اور غرض وغایت کے لیے پیدا فرمایا ہے جو کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے۔

"میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں نہ تو میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ ہی میری چاہت ہے کہ وہ مجھے کھلائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔" [1]

اور اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کی دعوت دینے کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ یوں ہے کہ۔

"ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ لوگو! صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ [2]

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ رسالت و نبوت کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کرکے انہیں خاتم النبیین بنا دیا۔

"لوگو! تمہارے مردوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے بھی باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔" [3] اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے حصول کے لیے رکوع اور سجدے کر رہے ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے ان کی یہی مثال تورات اور انجیل میں بھی بیان کی گئی ہے اس کھیتی کی مثال جس نے اپنی انگوری نکلی اور پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے ان ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" [4] رسول اور انبیاء بھیجنے کی حکمت یہ تھی کہ لوگوں پر حجت قائم ہوجائے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمارے پاس کوئی رسول نہیں آیا تھا جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات سناتا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

"یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق، علیہ السلام حضرت یعقوب، علیہ السلام اور ان کی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی۔

اور آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کیے اور بہت سے رسولوں کے بیان نہیں بھی کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔

ہم نے انہیں خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے رسول بنایا تاکہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔ [5]

لہٰذا ہم سائلہ محترمہ کو اوران سب لوگوں کو بھی جو دین اسلام پر ایمان نہیں رکھتے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اللہ وحدہ لاشریک اوراس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں جتنی بھی جلدی ہوسکے ایمان لے آئیں ۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں اورانسانوں سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا اورسب انسانوں اورجنوں کوان پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے کچھ اس طرح فرمان جاری کیا ۔

"اے لوگو!تمھارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آگیا ہے پس تم ایمان لے آؤتاکہ تمھارے لیے بہتری ہواوراگر تم کافر ہوگئے تو ہر وہ چیز جو آسمان وزمین میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ہے اوراللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔

اے اہل کتاب !اپنے دین کے بارے میں حد سے تجاوز مت کرو اللہ تعالیٰ پر حق کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ مسیح علیہ السلام توصرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم علیہ السلام کی طرف ڈال دیا گیا اوراس کی طرف سے روح ہیں پس تم اللہ تعالیٰ اوراس کے سب رسولوں کو مانو اوران پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاؤ کیونکہ تمھارے لیے اسی میں بہتری ہے ۔

عبادت کے لائق توصرف ایک اللہ ہی ہے اوروہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہواسی کے لیے ہے جو آسمان وزمین میں ہے اوراللہ تعالیٰ ہی کام بنانے والا کافی ہے ۔[6]

اللہ تعالیٰ نے قرآن یہ بھی وضاحت فرمائی ہے کہ وہ دین اسلام کے علاوہ کسی سے کوئی بھی دین قبول نہیں کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا تذکرہ یوں فرمایا :

"اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس کا وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اوروہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ۔[7]

اورایک دوسرے مقام پرکچھ اس طرح فرمایا :

" اللہ تعالیٰ فرشتے اوراہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اوروہ عدل قائم رکھنے والا ہے اس غالب اور حکمت والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اوراہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر اختلاف کیا ہے اوراللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے ۔ اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے ۔ "[8]

پھر آپ یہ بھی مت بھولیں کہ آپ کا اسلام قبول کرنا آپ کی اولاد کے لیے افضل وبہتر ہے مبادا کہ وہ ذہنی اختلاف اور نفسیاتی عذاب کا شکار ہوتے ہوئے یہ نہ کہتے رہیں کہ ہمارا والد مسلمان اوروالدہ نصرانی ہے ۔ ہم کس کی اقتداء کریں ؟

اور ہوسکتا ہے کہ مزید غوروفکر اورسوچ وبچار سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک اچھا نتیجہ ثابت ہو ۔ آپ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی کوشش کریں جو کہ اسلام کا معجزہ شمار ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بھی مطالعہ کریں ۔ توآپ کو علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے ساتھیوں کا اچھا انجام کیا اورکس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر معجزات کا ظہور فرمایا مثلاً :

انگلیوں سے پانی نکلنا مشرکوں کے مطالبے پر چاند کو دوحصوں میں تقسیم کرنا اوراس کے علاوہ کئی معجزات بھی کتب سیر میں موجود ہیں ۔ اسی طرح غیب اور مستقبل کی وہ پیش گوئیاں جن کا علم وحی کے علاوہ کسی اور طریقے سے نہیں ہوسکتا مثلاً رومیوں کی فارسیوں پرفتح وغیرہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت صادقہ پر دلالت کرتی ہیں ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سب کے لیے ہدایت کا سوال کرتے ہیں ۔ (شیخ محمد المنجد)

شیخ ابن جبرین سے مسلمان عورت کے عیسائی مرد سے نکاح کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا :

مسلمان عورت پر حرام ہے کہ وہ عیسائی یا اس کے علاوہ کسی بھی (مذہب کے) کافر سے شادی کرے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "اور تم (اپنی عورتوں کو) مشرک مردوں کے نکاح میں مت دو حتی کہ وہ مسلمان ہو جائیں[9]۔ (شیخ ابن جبرین)

---

[1]۔الذاریات:57۔

[2]۔النحل:36۔

[3]۔الاحزاب:40۔

[4]۔الفتح:29۔

[5]۔النساء:163۔

[6]۔النساء:170۔171۔

[7]۔آل عمران:85۔

[8]۔آل عمران:18۔19۔

[9]۔البقرۃ22۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 109

محدث فتویٰ